رشید اختر

امام احمد بن حنبل

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے تدوین حدیث میں بڑا کام کیا۔ وہ اپنے دور کے سب سے بڑے محدث تھے اور ان کی مسند احادیث کا بہترین مجموعہ مانی گئی ہے[1]۔ ابوبکر المدینی نے مسند امام احمد کو مرجع وثیق الاصحاب الحدیث قرار دیا ہے اور ابن خلکان نے انھیں محدثین کا امام مانا ہے۔

حضرت امام کی والدہ محترمہ مرو کی رہنے والی تھیں۔ وہ جب مرو سے چلیں تو حاملہ تھیں۔ بغداد پہنچیں تو امام صاحب پیدا ہوئے۔ ابن خلکان نے پیدائش کی تاریخ ۱۶۴ھ ہجری بیان کی ہے[2]۔ امام صاحب کا اپنا بیان ہے، وہ اپنی ماں کے پیٹ میں تھے، جب ان کی ماں خراسان سے بغداد آئیں۔

امام صاحب بچپن میں بڑے مؤدب اور بہت ہی نیک خیال طالب علم تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم بغداد میں ہوئی۔ پھر وہ کوفہ، بصرہ، مکہ، مدینہ، یمن، شام، اور جزیرہ گئے۔ ان تمام مقامات کے بڑے شیوخ اور اساتذہ کے سامنے زانوئے ادب طے کیے[3]۔ سولہ سال کی عمر تک وہ دوسرے علوم کی تعلیم پاتے رہے۔ حدیث انھوں نے سولہ سال کی عمر میں شروع کی اور بیس سال کی عمر تک اس میں کافی استعداد پیدا کر لی۔ ان کے شروع کے اساتذہ میں محدث ہیثم زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ امام صاحب نے

۱۔ ابن الجوزی، ص ۱۲، طبقات الشافعیہ جزو اول، ص ۲۰۱، ۲۲۰

۲۔ ابن خلکان جزو اول، ص ۴۷، الخطیب جزو رابع، ص ۴۱۲، ابن الجوزی ص ۱۳، طبقات الشافعیہ الکبریٰ۔

۳۔ ابن الجوزی، ص ۲۲، الخطیب جزو رابع، ص ۴۱۳

ان سے ایک ہزار حدیثیں پڑھیں ۔ تفسیر اور بعض دوسرے مسائل بھی ان ہی سے سیکھے ۔ امام صاحب کے اساتذہ میں حضرت سفیان بن عینیہ ، ابراہیم بن سعد ، جریر بن عبدالحمید ، یحییٰ القطان ، ولید بن مسلم ، اسمٰعیل بن علیہ ، علی بن ہاشم ، ابن البرید ، معتمر بن سلیمان ، غندر ، بشر بن المفضل ، زیاد البکائی ، یحییٰ بن ابی زائدہ ، حضرت قاضی ابو یوسف ، حضرت وکیع ، حضرت ابن نمیر ، عبدالرحمٰن بن مہدی ، یزید بن ہارون ، محدث عبدالرزاق ، اور حضرت امام شافعی بھی تھے[۱] ۔ ابن الجوزی نے ان اساتذۂ احادیث کے حالات تفصیل سے لکھے ہیں ۔ یہ سب کے سب اس دور کے ائمہ حدیث تھے ۔ ان کے علاوہ ابن الجوزی نے کئی سو ایسے صحاب کے نام گنوائے ہیں جن سے امام صاحب نے حدیث سُنی[۲] ۔

ابن الجوزی فرماتے ہیں کہ گو حضرت امام کے اساتذہ ان کی ذہانت کے سبب ان کا احترام کرتے تھے لیکن امام صاحب نے کبھی ادب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا ۔ اس سلسلہ میں انھوں نے کئی ایسی روایات بیان کی ہیں جن سے امام صاحب کے حسنِ ادب کا اظہار ہوتا ہے ۔ مثلاً یحییٰ القطان عصر کی نماز کے بعد طلبا کو حدیث کا درس دیا کرتے تھے ۔ امام احمد اس وقت مسجد میں آجاتے جب یحییٰ نماز پڑھ رہے ہوتے ۔ نماز پڑھنے کے بعد وہ مغرب کی نماز تک احادیث بیان کرتے اور امام صاحب یہ پورا وقت ادب کے سبب کھڑے رہتے ۔ کھڑے کھڑے احادیث سنتے ۔

امام صاحب حسنِ ادب کے ساتھ ساتھ حصولِ علم کا بے پایاں شوق رکھتے تھے ۔ انھوں نے تمام بڑے اساتذۂ حدیث کی خدمت میں حاضری دی ، اور دُور دراز کے سفر اختیار کیے ۔ پورے چالیس برس تک نہ شادی کی اور نہ حصولِ علم کے سوا کسی اور شغل پر متوجہ ہوئے[۳] ۔ انھوں نے قدرت کی طرف سے بے پناہ حافظہ پایا تھا ۔ ان کے حافظہ کا یہ عالم تھا کہ استاذ سے جو کچھ سنتے اسے

---

۱ ۔ طبقات الشافعیہ ، جزء اوّل ، ص ۲۰۱

۲ ۔ ابن الجوزی ، الباب الخامس ، ص ۲۳ تا ۵۶

۳ ۔ ابن الجوزی ، ایضاً ، ص ۵۸

بہت جلد حفظ کر لیتے۔ خود ان کا اپنا بیان ہے انھوں نے اپنے استاد امام ہیثم سے جو کچھ سُنا وہ انھیں حرف بہ حرف یاد تھا۔ امام ہیثم کے علاوہ انھوں نے جس استاذ سے بھی جو کچھ پڑھا وہ انھیں پوری طرح یاد رہا۔ اندازہ کیا گیا ہے انھیں دس لاکھ احادیث یاد تھیں"[۱]۔ ایک ایک حدیث کی چھ چھ اسناد ان کے حافظہ میں موجود تھیں۔ یہی سبب تھا کہ جب ان کے ایک ہم عصر سے پوچھا گیا سب سے بڑا حافظ حدیث کون ہے، انھوں نے احمد بن حنبل کا نام لیا"[۲]۔ اور اسی لیے ابو القاسم ابن الخلیلی نے ان کے بارے میں کہا تھا "اکثر لوگوں کا گمان ہے امام احمد اس لیے مشہور ہوئے کہ انھیں فتنہ خلق قرآن کے امتحان میں کامیابی نصیب ہوئی۔ یہ بات نہیں ہے۔ ان کی شہرت ان کے علم کے سبب ہوئی۔ ان کا علم بہت وسیع تھا۔ جب ان سے کوئی بھی مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ اس کا جواب یوں دیتے جیسے ساری دنیا کا علم ان کی آنکھوں کے سامنے آ گیا ہے"۔

ابراہیم الحربی نے جو خود بڑے محدث تھے، امام صاحب کے علم کی بڑی تعریف کی۔ ان کے الفاظ تھے:

"ورایت احمد بن حنبل فرایت کان اللہ جمع لہ علم الاولین والآخرین من کل صنف یقول ماشاء ویمسک ماشاء"۔ (یعنی میں نے احمد بن حنبل کو دیکھا اور ایسا محسوس کیا کہ پہلوں اور پچھلوں کا ہر طرح کا علم ان میں جمع ہے جو چاہتے ہیں کہتے ہیں اور جو چاہتے ہیں روک لیتے ہیں)

احمد بن سعید الرازی فرمایا کرتے:

"ما رایت اسود الراس احفظ من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا اعلم بفقہہ ومعانیہ من ابی عبداللہ احمد بن حنبل"[۳] (میں نے کوئی کالے بالوں والا احمد بن حنبل سے حدیث رسول اللہ، فقہ اور اس

۱۔ ابن الجوزی، ص ۶۰

۲۔ طبقات الشافعیہ جز اوّل، ص ۲۰۲، الخطیب

۳۔ ابن الجوزی، ص ۶۲، ۶۳

کے معانی میں بڑا عالم نہ دیکھا)

امام شافعی کا ایک قول ہم نے سرحاشیہ نقل کیا تھا۔ امام صاحب نے فرمایا تھا:

"خرجت من بغداد و ما خلفت بہا افقہ ولا اورع ولا ازھد ولا اعلم من احمد۔"

ابن الجوزی کی اس روایت کی تصدیق صاحب طبقات الشافعیہ نے بھی کی ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل کو دس لاکھ حدیثیں یاد تھیں۔ انھوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت امام کا انتقال جب ہوا تو ان کے گھر سے بارہ بوجھ کے برابر لکھے مسودات حدیث برآمد ہوئے اور عجیب بات یہ تھی کہ ان احادیث کے نہ عنوانات لکھے ہوئے تھے اور نہ اسناد ہی کا ذکر تھا۔ یہ سب چیزیں امام صاحب کے حافظہ میں محفوظ تھیں[1]

ان کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے (جو خود بڑے محدث تھے) کہ ان کے باپ ان سے کہا کرتے: "خذ ای کتاب شئت من کتب وکیع فان شئت ان تسألنی عن الکلام حتی اخبرک بالاسناد۔ وان شئت بالاسناد حتی اخبرک عن الکلام۔"[2] (وکیع کی کتابوں میں سے کوئی کتاب لے کر مجھ سے نفسِ مضمون کے بارے میں کچھ پوچھو۔ میں تمھیں نفسِ مضمون بھی اور اسناد بھی سنا دوں گا۔ تم چاہو تو اسناد کے متعلق کچھ دریافت کرو، میں تمھیں نفسِ مضمون سے بھی آگاہ کر دوں گا۔"

یہ تعلّی نہ تھی، یہ حقیقتِ امر کا اظہار بھی تھا، اور بیٹے کو تحریص دلانا بھی مقصود تھا، تاکہ بیٹا ان کی پیروی کرے۔ صاحب طبقات الشافعیہ نے ابو مسہر کا قصہ نقل کیا ہے کہ کسی نے ان سے پوچھا: ہل تعرف احداً یحفظ علیٰ ہذہ الامۃ امر دینہا قال لا اعلمہ الا شاب فی ناحیۃ المشرق یعنی احمد بن حنبل۔[3] "(کیا آپ کسی ایسے آدمی کو جانتے ہیں جو اس امت کے دین کے مسائل کو خوب یاد رکھتا ہو، تو انھوں نے جواب دیا کہ میں کسی کو نہیں جانتا سوائے مشرق کے اس جوان کو۔ ان کا اشارہ احمد بن حنبل کی طرف تھا۔"

اسحاق فرمایا کرتے: "احمد حجۃ بین اللہ و خلقہ۔ (احمد اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان حجت ہیں۔" اس سے مراد یہ تھی کہ احمد اللہ کے دین کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور ان فرائض سے خوب آگاہ ہیں جو اللہ نے اپنے

۱، ۲، ۳۔ طبقات الشافعیہ، جزو اوّل، ص ۲۰۰

بندوں پر عاید کیے ہیں۔

ابن الجوزی نے اس دور کے ایک بڑے فقیہ حبیش بن مبشر کا قول لکھا ہے۔ انھوں نے فرمایا تھا:
نحن نناظر ونعترض فی مناظرتنا علی الناس کلھم فاذا جاء احمدٗ فلیس لنا الا السکوت[۱]۔ (ہم اپنے مناظروں میں سب لوگوں کے استدلال پر اعتراض کرتے ہیں۔ مگر جب احمد کا نام لیا جاتا ہے تو ہم چپ ہو جاتے ہیں۔ ہماری زبانیں ان کے سامنے نہیں کھلتیں)

محض یہی نہیں ان کے اساتذہ ان کے علمی تبحّر پر ناز کرتے تھے۔ محدث عبدالرزاق صنعا رکے سب سے بڑے محدث تھے۔ وہ فرماتے ہیں:

رحل الینا من العراق اربعۃ من رؤوساء الحدیث۔ الشاذکونی وکان احفظھم الحدیث۔ وابن المدینی وکان اعرفھم باختلافہ ویحیی بن معین وکان اعلمھم بالرجال واحمد بن حنبل وکان اجمعھم لذالک کلہٗ۔ (ہمارے ہاں عراق سے چار رؤسائے حدیث آئے۔ ان میں سے ایک شاذکونی تھے۔ وہ احفظ الحدیث تھے۔ دوسرے ابن المدینی تھے، اور وہ حدیث کے اختلاف کو خوب سمجھتے تھے۔ تیسرے یحییٰ بن معین، وہ رجال کے بہت بڑے عالم تھے۔ چوتھے احمد بن حنبل اور وہ ان تمام صفات کے جامع تھے۔ جو ان حضرات میں الگ الگ موجود تھیں)

حضرت وکیع کوفہ کے سب سے بڑے محدث اور امام صاحب کے استاد ہیں وہ فرمایا کرتے:
"ما قدم الکوفہ مثل ذالک الفتیٰ[۳]" (کوفہ میں اس جیسا جوان کبھی کوئی نہیں آیا)۔

حضرت نخعی بھی کوفہ کے محدث تھے۔ انھوں نے بھی وہی بات کہی جو حضرت وکیع نے فرمائی تھی۔ ابوالولید ہشام بھی ایک بڑے محدث اور امام صاحب کے استاذ تھے۔ وہ فرماتے:

۱۔ ابن الجوزی، ص ۶۴

۲۔ ابن الجوزی، ص ۶۹

۳، ۴۔ ابن الجوزی، ص ۷۱

ما بالمصرین یعنی البصرۃ والکوفۃ احداً احب الی من احمد بن حنبل[۱] ولا ارفع قدراً فی نفسی ۔

(کوفہ اور بصرہ میں مجھے کوئی شخص بھی احمد بن حنبل جتنا عزیز نہیں ہے)

محدث اسماعیل بن علیہ ایک اور بڑے محدث، حضرت احمد بن حنبل کے استاد تھے۔ وہ امام صاحب کا اس درجہ احترام کرتے تھے کہ ایک بار کچھ لوگ ان کی محفل میں ہنسنے لگے۔ محدث اسماعیل نے انھیں ہنستے دیکھ کر فرمایا: "اتضحکون وعندی احمد بن حنبل"[۲]۔

محدث یحییٰ بن السعید القطان بھی امام صاحب کے بڑے اساتذہ میں سے ہیں۔ انھوں نے ایک بار فرمایا: "ما قدم علی مثل احمد بن حنبل"[۳]۔

یحییٰ بن آدم ایک بلند پایہ مصنف اور محدث ہیں، وہ امام صاحب کا نام سنتے تو فرماتے:

احمد بن حنبل امامنا[۴]۔

اسی طرح محدث سلیمان بن حرب، محدث عفّان بن مسلم، محدث ابو سہل بغداوی، محدث ابونعیم اور محدث قتیبہ بھی امام صاحب کو اپنا امام مانتے تھے[۵]۔ قتیبہ تو امام صاحب کو اس درجہ اونچا سمجھتے کہ کہا کرتے۔ اگر احمد بن حنبل نہ ہوتے تو دین میں بڑے فتنے اٹھ کھڑے ہوتے[۶]۔ خلیب ایک درجن بھر علماء کے نام لکھ کر کہتے ہیں: فیمن لا احصیہم من اہل العلم والفقہ یعظمون احمد بن حنبل ویجلونہ ویوقرونہ و یبجلونہ ویقصدونہ بالسلام علیہ[۶]۔

نہ جانے یہ کیا بات تھی، حضرت امام احمد بن حنبل کے زمانہ کے کسی عالم و محدث نے امام صاحب کو کم درجہ کا عالم و محدّث نہ جانا۔ گو بعض طبقات ایسے بھی تھے جو مسلک کے اعتبار سے امام صاحب کے پابند نہ تھے لیکن امام صاحب کے تبحّر علمی اور صاحب حدیث ہونے سے کسی کو بھی انکار نہ تھا۔

۱۔ ابن الجوزی، ص ۷۲ ۔ ۲۔ ابن الجوزی، ص ۷۸ ۔ ۳۔ ابن الجوزی، ص ۷۴، ۷۷ ۔ ۴۔ ابن الجوزی، ص ۷۷ تا ۸۲ ۔ ۵۔ الخطیب جز رابع، ص ۴۱۷

۶۔ الخطیب جز رابع، ص ۴۱۷